السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون (خریداری نمبر 3479) نے متعدد سوالات روانہ کیے ہیں حس ب ترتیب سوالات مع جوابات مندرجہ ذیل ہیں ۔

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی خبر سنانے سے منع کرتے تھے کیا فوتیدگی کا اعلان کرنا درست ہے ؟

(2) اگر عورت کے چہرے پر مونچھیں اگ آئیں تو کیا انہیں صاف کیا جاسکتا ہے ؟

(3) کیا بچوں یا بڑوں کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

(4) عشاء کی نماز کے بعد دو نفل ادا کیے جاسکتے ہیں ؟

(5) اگر زکوۃ کی مدت رمضان سے پہلے پوری ہوجائے تو کیا اسے رمضان میں ادا کرنے کے لیے روکا جاسکتا ہے تاکہ ثواب زیادہ ہو ؟

(6) سوال درج کرنے سے حیا مانع ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں ۔

(1) دور جاہلیت میں رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہو گلی کوچوں میں ڈھنڈورا پیٹا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے اعلانات سے منع فرمایا ہے ۔ (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ : ج 5 ص 406)

البتہ مسجد میں سادگی کے ساتھ فوتیدگی کی اطلاع اور نماز جنازہ کا اعلان کیا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے سربراہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے کی اطلاع اور اس کے جنازہ کا اعلان فرمایا تھا (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ ج 2 ص 241)

(2) مردوزن کے بال تین طرح کے ہوتے ہیں ۔

(1) جن کے زائل کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے مثلاً مرد کی داڑھی اور مردوزن کے ابروؤں کے بال انہیں زائل کرنا حرام اور ناجائز ہے ۔

(2) جن زائل کرنا شریعت میں مطلوب وپسندیدہ ہے مثلاً مردوزن کے موئے بغل وزیر ناف اور مرد کی مونچھیں وغیرہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ انہیں زائل کیا جائے ۔

(3) جن زائل یا باقی رکھنے کے متعلق شریعت نے سکوت اختیار فرمایا ہے مثلاً عورت کی داڑھی اور اس کی مونچھیں وغیرہ ان کے متعلق شریعت نے کوئی حکم نہیں دیا ہے بلکہ انسان کےاپنے ارادہ اختیار پر موقوف رکھا ہے ایسی چیزوں کے متعلق شریعت کا قاعدہ ہے کہ وہ قابل معافی ہیں ان کا عمل میں لانا نہ لانا دونوں برابر ہیں ۔ (ابوداؤد : الاطعمة 3800)

اب ان کے متعلق وجہ ترجیح تلاش کرنا ہوگی وہ یہ ہے کہ عورت کو داڑھی اور مونچھوں کے بال اس قدرتی نسوانی حسن میں باعث رکاوٹ ہیں پھر عورت کی خلقتاًاور جبلت کے بھی خلاف ہیں لہذا ان زائد بالوں کا زائل کرنا ہی شریعت میں مطلوب ہے ۔ (واللہ اعلم)

(4) شریعت نے نواقض وضو کی تعیین کردی ہے کسی کو برہنہ دیکھنا نواقض وضو سے نہیں ہے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس لیے جو خواتین مدت رضاعت کے بعد بچوں کو نہلاتی ہیں اگر ان کا ہاتھ صابن وغیرہ استعمال کرتے وقت ان کی شرمگاہ کو لگ جائے تو انہیں نماز کےلیے نیا وضو کرنا ہوگا ۔

(5) عشاء کی نماز کے بعد دو سنت پڑھنے کا احادیث میں ذکر آیا ہے دو نفل ادا کرنے کی صراحت کسی حدیث مین نہیں ہے وہاں وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کا حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ملتا ہے وہ بھی ہمیں کھڑے ہو کر ادا کرنے چاہئیں انہیں بیٹھ کر ادا کرنا سنت نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں بیٹھ کر ادا کرنا آپ کا خاصہ ہے اس کی تفصیل گزشتہ کسی فتویٰ میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

اگرمال نصاب زکوۃ کوپہنچ جائے اور وہ ضروریات سے فاضل ہواوراس پر سال گزرجائے تواس میں زکوۃ واجب ہے اگر کوئی زکوۃ کا مستحق ضرورت مند ہے تو فوراًادا کردینا چاہیے امید ہے کہ ثواب میں کمی نہیں آئے (6) گی ہاں اگر کوئی ضرورت مند وقتی طور پر سامنے نہیں ہے تو ثواب مین اضافہ کے پیش نظر اسے رمضان تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم بہتر ہے کہ جب بھی زکوۃ واجب ہو فوراًاس سے عہدہ برآہو جائے کیوں کہ زندگی اور موت کے متعلق کسی کو علم نہیں وہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر زکوۃ دیئے بغیر اللہ کا پیغام اجل آگیا تو اخروی بازپرس کا اندیشہ ہے ۔

(خاوند کو فطرت و شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی بیوی سے تمتع کرنے کی اجازت ہے سوال میں ذکر کردہ صورت اگرچہ شریعت کے خلاف نہیں ہم فطرت سے متصادم ضرور ہے ۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:494